مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کے زیر اہتمام

قرآن اکیڈمی کے دو سالہ تدریسی کورس کے سالِ اوّل کی رُوداد

اور

آئندہ سال کے داخلہ کا اعلان

از قلم ——— ڈاکٹر اسرار احمد ——— صدر انجمن

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور ۱۹۷۲ء میں قائم ہوئی تھی۔

اس کے پیشِ نظر جہاں (۱) "عربی زبان کی تعلیم و ترویج" (۲) "قرآن مجید کے مطالعے کی عام ترغیب و تشویق" اور (۳) "علومِ قرآنی کی عمومی نشر و اشاعت" ایسے 'عمومی مقاصد' تھے وہاں (۴) "ایسے نوجوانوں کی مناسب تعلیم و تربیت جو تعلیم و تعلّمِ قرآن کو مقصدِ زندگی بنائیں" اور (۵) "ایک ایسی 'قرآن اکیڈمی' کا قیام جو قرآنِ حکیم کے فلسفہ و حکمت کو وقت کی اعلیٰ ترین علمی سطح پر پیش کر سکے" ——— ایسے 'معیّن منصوبے' بھی تھے۔

قرآن اکیڈمی کا سنگِ بنیاد ۱۹۷۶ء میں رکھا گیا۔

پانچ سال کے عرصے میں تعمیرات کی معتدبہ حد تک تکمیل اور راقم الحروف اور بعض رفقائے کار کی رہائش اور انجمن کے دفاتر کی منتقلی کے ابتدائی اقدامات کے بعد ۱۹۸۱ء میں متذکرہ بالا 'معیّن ہدف' کی جانب پیشقدمی کا آغاز ہوا۔

چنانچہ ۱۹۸۲ء میں "قرآن اکیڈمی فیلوشپ اسکیم" کا اجراء ہوا۔ جس میں ۷ اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوان تعلیم و تعلّم قرآن کے لئے پوری زندگی وقف کرنیکے عزم کے ساتھ شریک ہوئے جن کے نام اور کوالیفیکیشن درج ذیل ہیں۔

(۱) ڈاکٹر عارف رشید - ایم بی بی ایس (۲) ڈاکٹر عبدالسمیع - بی ڈی ایس

(۳) حافظ عاکف سعید - ایم اے (فلسفہ) (۴) حافظ محمد رفیق ایم اے (اسلامیات)

(۵) میاں ریاض الحق ایم ایس سی (زوآلوجی) (۶) محمد حنیف ورک ایم ایس سی (کیمسٹری)

اور (۷) حافظ خالد محمود خضر ایم ایس سی (جیالوجی)

راقم الحروف کے لئے یہ امر نہایت موجب اطمینان و امتنان ہے کہ قرآنِ حکیم کی ہدایت "قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا" اور دعوت و اصلاح کے عمل کے اصولُ الاصول یعنی "الاقدمُ فالاقدم" کے عین مطابق اور ایک انگریزی کہاوت "CHARITY BEGINS AT HOME" کے مصداق راقم کے دو فرزند بھی ان سات خوش قسمت نوجوانوں میں شامل ہیں۔

ان نوجوانوں کی دو سالہ تدریس کی تکمیل کے بعد محسوس ہوا کہ جذبہ اور خلوص کے باوصف تخلیقی و تحقیقی کام کی صلاحیت و اہلیت سب لوگوں میں نہیں ہوتی ـــ چنانچہ اُن میں سے دو نوجوانوں کو تو اُن کی خواہش پر آزاد کر دیا گیا کہ وہ اپنے CAREERS کو جاری رکھتے ہوئے آزادانہ دین کی خدمت اور دعوت و تبلیغ میں اُس صلاحیت و استعداد کو بروئے کار لائیں جو انہیں دو سالہ تدریس سے حاصل ہوئی ہے۔ باقی پانچ نوجوان بحمداللہ مزید حصولِ علم کے سلسلے کو جاری رکھتے ہوئے انجمن کے تحت دعوتی و تبلیغی، تدریسی و تعلیمی، اور تنظیمی و انتظامی شعبوں میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

گذشتہ سال فیصلہ کیا گیا کہ پوری زندگی کو وقف کرنے کا عہد (COMMITMENT) لئے بغیر ذرا زیادہ تعداد میں نوجوانوں کو ایک دو سالہ تدریسی کورس میں شرکت کی دعوت دی جائے اور ضرورت ہو تو انہیں اُن کے تعلیمی معیار کی مناسبت سے ماہانہ وظیفہ بھی دیا جائے۔ پھر ان میں سے

جو لوگ تخلیقی و تحقیقی کام کی صلاحیت و استعداد کے حامل نظر آئیں انہیں مستقل فیلوشپ سکیم میں شامل کر لیا جاتے ۔

اس کے لئے اصلاً تو اُن ہی لوگوں کو ترغیب دلائی گئی جو ایک عرصے سے راقم الحروف کے ساتھ وابستہ ہیں اور انجمن خدّام القرآن یا تنظیم اسلامی میں سرگرم عمل ہیں لیکن ایک دعوتِ عمومی کے لئے اس اسکیم کی تشہیر اخبارات کے ذریعے بھی کی گئی ——— جس کے نتیجے میں اخبارات کے صفحات میں بعض حاسدین اور ناقدین کی جانب سے چہ میگوئی (CONTROVERSY) بھی شروع کی گئی جس کا بروقت جواب دے دیا گیا ۔

بحمد اللہ اس دو سالہ تدریسی کورس کا پہلا تعلیمی سال اس شعبان المعظم میں مکمل ہو رہا ہے ۔ لہذا اس کا ایک جائزہ پیشِ خدمت ہے ۔

(۱)- اس کورس کا آغاز چالیس[۴۰] شرکاء سے ہوا ۔ لیکن دوران سال مختلف اسباب کی بنا پر نو[۹] شرکاء ہمت ہار گئے ——— پہلے تعلیمی سال کی تکمیل کرنے والے شرکاء کی تعداد اکتیس[۳۱] ہے

(۲) ان میں ایک تقسیم اس اعتبار سے ہے کہ چالیس[۴۰] سال سے زائد عمر کے شرکاء چھ[۶] ہیں، تیس اور چالیس سال کے مابین دس[۱۰] اور تیس[۳۰] سال سے کم عمر کے پندرہ[۱۵] ۔

(۳) ایک دوسری تقسیم اس اعتبار سے ہے کہ ان میں سے اُنیس[۱۹] خود کفیل اور غیر موظف تھے ۔ جبکہ صرف بارہ[۱۲] شرکاء کو مختلف مقدار میں ماہانہ وظیفہ دیا گیا ۔

(۴) ان کی تعلیمی قابلیت کا چارٹ حسب ذیل ہے :

ایم بی بی ایس	۲	بی ڈی ایس	۱
بی وی ایس سی	۱	چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ	۱
بی ایس سی انجینئرنگ (مکینکل)	۲	بی ایس سی، اے ایم آئی ای (سول)	۱
ایم ایس سی	۲	ایم اے	۳
بی ایس سی	۱	بی اے	۸

الف اے ۲ مختلف ڈپلوما ہولڈرز ۵

دو سالہ تدریسی کورس کے سالِ اوّل کی تکمیل کرنے والے شرکا میں سے بعض کا معاملہ واقعۃً قابلِ ذکر، قابلِ رشک اور قابلِ تقلید ہے لہٰذا اُن کا ذکر کیا جا رہا ہے :

(۱) ڈاکٹر نسیم الدین خواجہ کی عمر ۵۰ برس ہے - اور وہ وسّن پورہ اور شاد باغ کے علاقے کے مصروف ترین میڈیکل پریکٹشنر ہیں لیکن انہوں نے اس کورس کے دوران صرف شام کا مطب کرنے اور صبح کا پورا وقت خالص طالبعلمانہ انداز میں حصول علم میں مشغول رہنے کی جو مثال قائم کی ہے وہ یقیناً قابل رشک ہے -

(۲) بالکل یہی معاملہ میرے برادرِ خورد وقار احمد سلمہٗ کا ہے کہ انہوں نے بھی ۴۴ سال کی عمر میں اور ایک مصروف کاروباری زندگی گزارنے کے باوصف (وہ کئی تعمیراتی ٹھیکے لینے والی اور تعمیراتی سامان بنانے والی کمپنیوں کے ڈائرکٹر ہیں) بالکل طالبعلمانہ انداز میں عربی زبان کے ابتدائی قواعد یاد کئے —— اور ثقیل تعلیم کو خندہ پیشانی سے پوری پابندیٔ وقت کے ساتھ نباہا اور امتحانات میں اکثر اوّل و دوم پوزیشن حاصل کرتے رہے -

(۳) ایک اعتبار سے ان دونوں سے بھی بڑھ کر مثال قائم کی ہے میاں محمد رشید صاحب نے کہ ساٹھ برس کی عمر میں پوری پابندی کے ساتھ تحصیلِ علم میں لگے رہے اور بہت سوں کے لئے ایک قابلِ تقلید مثال بن گئے -

(۴) ایک اور اہم مثال میاں محمد نعیم صاحب کی ہے —— (عمر ۳۹ سال) جو جیالوجیکل سروے آف پاکستان میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر ہیں اور کوئٹہ میں تعینات ہیں - انہوں نے بلا تنخواہ رخصت حاصل کی - اہل وعیال سمیت شدّ رِحال کیا اور خالص طالبعلمانہ انداز میں علم حاصل کیا -

(۵) اسی سے ملتا جلتا معاملہ میرے دامادِ کلاں محمود عالم میاں کا ہے جو ایم ایس سی کیمسٹری ہیں اور پی سی ایس آئی آر میں کام کرتے ہیں - انہوں نے

بھی رخصت حاصل کی اور اپنی اہلیہ (میری بڑی بچی) سمیت اس کورس میں شرکت کی - الحمدللہ کہ دونوں کا ریکارڈ بہت اچھا رہا بلکہ میری بچی نے بفضلہٖ تعالیٰ تین بچوں کی ماں ہونے کے باوجود حیرت انگیز ترقی کی اور بہت سے امتحانات میں اوّل پوزیشن حاصل کی -

(۶) ایسی ہی ایک قابل تقلید مثال رفیق مکرم چوہدری رحمت اللہ بٹر صاحب کی ہے وہ اے جی آفس میں سپرنٹنڈنٹ ہیں لیکن انہوں نے بھی بلاتنخواہ رخصت حاصل کی اور اپنی بچی سمیت اس کورس میں شرکت کی - ان دونوں باپ بیٹی نے بھی بحمداللہ نمایاں استعداد حاصل کی -

(۷) میرے دوسرے داماد ڈاکٹر عبدالخالق، بی ڈی ایس ڈینٹل سرجن اور نوجوان رفیق ڈاکٹر وقار احمد بی ایس سی، ایم بی بی ایس نے بھی اپنے مطب صرف شام کے اوقات میں کرلئے اور اس کورس میں باضابطہ شرکت کی -

(۸) ایک اور بہت شاندار مثال اشفاق احمد صاحب کی ہے کہ وہ تازہ تازہ چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ بنے ہیں، اور حال ہی میں ایک معقول ملازمت کا آغاز ہوا تھا - اُن کے والدین کا کچھ عرصہ سے میرے یہاں ایک خاص کام کے سلسلے میں آنا جانا تھا ان ہی دنوں اس کورس کے آغاز کا اہتمام ہو رہا تھا - میں نے ایک بار جبکہ وہ اپنے والد محترم کے ساتھ میرے پاس آئے سرسری طور پر کہہ دیا کہ کیوں نہ آپ بھی اس کورس میں شرکت کرلیں - اُس اللہ کے بندے نے فوراً اپنی فرم سے بات کرکے اپنے کام کے لئے شام کے اوقات طے کرالئے اور اگرچہ اُن کی تعلیم تمام کی تمام انگریزی سکولوں میں ہوئی تھی اور عربی کجا اردو تک سے بہت کم شناسائی تھی تاہم انہوں نے نہایت شدید محنت کرکے اس کلاس کے ساتھ قدم ملاکر دکھادیئے ! اللہ مزید ہمت عطا فرمائے اور دین کے لئے ہمہ تن قبول فرمالے !

(۹) اسی طرح جاوید اسلم صاحب نے جو بی ایس سی مکینکل انجنیئر ہیں اور ایک کارخانے میں کام کرتے ہیں اپنی ڈیوٹی مستقلاً شام کی شفٹ میں لگوائی ——— اور اس کورس میں شرکت کرلی -

(۱۰) کراچی کے محمد یامین صاحب کی مثال بھی قابل رشک ہے - وہ ایم اے اسلامیات کے علاوہ الیکٹرانکس میں ڈپلوما رکھتے ہیں اور پاکستان کی فضائی فوج میں ملازم ہیں - انہوں نے بھی وہاں سے بلا تنخواہ رخصت حاصل کی، بمع اہل وعیال لاہور آئے اور کورس میں شرکت کی!

(۱۱) ایسی ہی مثال ایک پٹھان نوجوان محمد سلیمان کی ہے، جو مردان کے رہنے والے ہیں اور مرکزی حکومت کے کسی محکمے میں سٹینو ٹائپسٹ ہیں، انہوں نے بھی بلا تنخواہ رخصت حاصل کی اور کورس میں شریک ہو گئے۔

(۱۲) صوبہ سرحد کے ایک اور نوجوان اختر منیر نے ایم اے اسلامیات کے بعد کراچی میں ایل ایل بی میں داخلہ لے لیا تھا اور پڑھائی شروع کر دی تھی کہ اچانک اخباری اعلان نظر سے گذرا — اور وہ ایل ایل بی کی تعلیم کا سلسلہ منقطع کر کے اس کورس میں آ شریک ہوئے۔

(۱۳) اس کورس کے بقیہ شرکاء میں سے بھی ہر ایک کا معاملہ کسی نہ کسی اعتبار سے قابل ذکر ہے لیکن بغرض اختصار بقیہ حضرات کے صرف نام اور تعلیمی کوائف درج کئے جا رہے ہیں :-

(i) حافظ خالد محمود	ایم اے (اسلامیات)	میانوالی
(ii) اسد الرحمٰن فاروقی	بی ایس سی انجینئرنگ (مکینیکل)	کراچی
(iii) محمد اسلم قاضی	بی ڈی ایس سی	لاہور
(iv) عبد الرزاق	بی اے	"
(v) جاوید رفیق	"	"
(vi) کلیم الرحمٰن	"	"
(vii) محمد اشرف	"	"
(viii) مختار احمد خان	"	"
(ix) غلام سلطان	"	آزاد کشمیر
(x) محمد غوری صدیقی	ڈپلوما ان سول انجینئرنگ	لاہور
(xi) شکیل احمد	ایف اے	"

(xii) نعیم اختر	الیف اے	لاہور
(xiii) محمد افتخار تاج	؍؍	؍؍
(xiv) محمد ارشد چیمہ	؍؍	؍؍
(xv) شعیب الرحیم انصاری	؍؍	کراچی
(xvi) میاں ساجد حمید	ڈپلوما ان الیکٹرانکس	لاہور
(xvii) محمد اشرف بیگ	ڈپلوما ان کامرس	؍؍

(۱۴) چونکہ رفاقت سکیم کے ضمن میں آیتِ قرآنی ”قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ“ کا ذکر ہوا تھا، لہٰذا یہاں مناسب ہے کہ تحدیثاً للنعمہ یہ ذکر بھی ہو جائے کہ اس دو سالہ کورس کے ضمن میں اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کو ”وَ اَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ“ کی ایک حقیر سی مثال پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اس ضمن میں بھائی، بیٹی اور دو دامادوں کا ذکر اوپر آ چکا ہے۔ اس لسٹ کی تکمیل ہوتی ہے میرے ایک اور داماد اور حقیقی بھتیجے عزیزم حمید احمد سلمہٗ کے ذکر پر جو بی ایس سی ہیں اور متعدد تعمیراتی لمیٹڈ کمپنیوں کے ڈائرکٹر ہیں لیکن الحمد للہ کہ اس کورس میں بھی پوری تندہی اور پابندی سے شریک رہے ہیں اور اُن کے والد اور میرے برادرِ خورد اقتدار احمد سلمہٗ کا ارادہ ہے کہ اپنی اولاد میں سے انہیں دین کی خدمت کے لئے بالکلیہ وقف کر دیں۔ اللہ تعالیٰ قبولِ حسن سے نوازے۔ (آمین)

ہم ان تمام ادھیڑ عمر اور نوجوان شرکاء کورس کی خدمت میں ہدیۂ تبریک پیش کرتے ہیں اور دُعا کرتے ہیں کہ جو استعداد انہوں نے اس محنت و مشقت اور ایثار و قربانی سے حاصل کی ہے۔ وہ دین کی خدمت میں باحسنِ وجوہ استعمال ہو۔

یہ تذکرہ بھی نامکمل رہے گا اور شدید حق تلفی بھی ہو گی اگر ہم یہاں اُستاذ مکرّم حافظ احمد یار صاحب کا شکریہ ادا نہ کریں۔ جنہوں نے نہایت جانفشانی و تن دہی اور دلی لگن کے ساتھ تدریس فارسی و عربی کے فرائض سر انجام دیئے

اور اپنے شاگردوں کے دلوں کو اپنے ہاتھ میں لے لیا ۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ انہیں عمر دراز عطا فرمائے اور صحت و عافیت سے رکھّے تاکہ وہ انجمن خدام القرآن اور قرآن اکیڈمی کے ساتھ اپنا عملی تعاون اسی طرح جاری رکھ سکیں !

اسی طرح کا ایک شکریہ واجب ہے علاّمہ سیّد غلام شبیّر بخاری صاحب کے لئے جنہوں نے گاہے گاہے تکلیف فرما کر ان طالبانِ علم کو فارسی کی ادبیاتِ عالیہ بالخصوص مولانا رومیؒ اور علاّمہ اقبال مرحوم کے کلامِ ترجمان القرآن سے متعارف کرایا ۔

اسی طرح حدیث نبوی صلّی اللہ علیہ وسلم کے مطابق سخت ناانصافی اور حق تلفی ہوگی اگر اُن حضرات کا بھی شکریہ ادا نہ کیا جائے جنہوں نے اس دوسالہ تدریسی اسکیم کے ضمن میں انجمن کے ساتھ خصوصی مالی تعاون کیا جس کے بغیر ظاہر ہے کہ انجمن لگ بھگ پندرہ ہزار روپے ماہانہ کے اس اضافی خرچ کو کسی طرح برداشت نہیں کر سکتی تھی ۔ اللہ تعالےٰ ان سب حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے ۔ اور آئندہ کے لئے پہلے سے بھی بڑھ چڑھ کر انفاق کی توفیق دے ! ــــ ویسے بھی ظاہر ہے کہ آئندہ سال موجودہ کلاس کی تعلیم کا دوسرا سال ہوگا اور ایک نیا گروپ پہلے سال کی تدریس کا آغاز کرے گا جس سے انجمن پر مالی بار لازماً دُگنا ہو جائے گا ۔ بہر حال راقم الحروف کا یہ تجربہ ہے کہ آج تک اُس کا کوئی کام سرمائے کی کمی کے باعث نہیں رُکا ۔ اصل ضرورت مردانِ کار ــــ اور ان میں خلوص و اخلاص کی ہے ، مالی وسائل تو حسبِ ضرورت فراہم ہو ہی جاتے ہیں ۔

اس موقع پر یاد آیا کہ لگ بھگ چھ ماہ قبل جب پاکستان کے اخبارات میں اس دوسالہ تدریسی کورس پر چہ میگوئی کا سلسلہ جاری تھا اور بعض حضرات کی تحریروں سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ سخت اچنبھے میں ہیں کہ ڈاکٹر اسرار احمد ایسے درویش فقیر منش کے پاس اتنا سرمایہ کہاں سے آگیا کہ وہ ایک ایک ہزار

اور آٹھ آٹھ سو روپے وظیفہ دینے کو تیار ہے۔ چنانچہ کچھ لوگوں نے حسبِ عادت، کچھ اشارے کنائے بھی امریکی، یا سعودی امداد کی بات (یعنی ڈالر پٹیرو ڈالر) بھی کی تھی تو اس کے ضمن میں تو ذہن بے ساختہ منتقل ہوا تھا سُورۃ منافقون کی اس آیۂ مبارکہ کی جانب:

هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا

وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝

یہ بات تو برسبیل تذکرہ قلم پر آ گئی، اصل میں عرض یہ کر رہا تھا کہ اُن دنوں محترم ڈاکٹر شیر بہادر خان پنّی (ایبٹ آباد) کا ایک خط راقم کے نام آیا تھا جس میں انہوں نے تحریر فرمایا تھا کہ "تم مولانا ابوالکلام آزاد اور اُن کے قائم کردہ 'دارالارشاد' کا نام تو لیتے ہو لیکن کیا انہوں نے بھی وظائف دیئے تھے ـــــ اور کیا معاوضے اور تنخواہ پر ایسا عظیم الشان اور جلیل القدر کام ہو سکتا ہے؟" (روایت بالمعنیٰ) اس وقت تو میں نے اُن کے ادب و احترام کے باعث انہیں اس بات کا کوئی جواب نہیں دیا تھا لیکن ـــــ آج اُن کی اور ان کی طرز پر سوچنے والے دوسرے حضرات کی خدمت میں عرض ہے کہ دیکھ لیجئے! ہماری اس اسکیم کے ۳۱ بلکہ (دو بچیوں سمیت) ۳۳ شرکاء میں سے صرف ۱۲ متوظّف ہیں اور ۱۹ بلکہ ۲۱ غیر متوظّف۔ اس میں ہرگز کوئی شک نہیں ہے کہ اصل بات اسی کی ہے کہ لوگوں میں اس درجہ جذبہ (MOTIVATION) پیدا کر دیا جائے کہ وہ ایثار اور قربانی سے کام لیں اور حتی الامکان رضا کارانہ بلامعاوضہ خدمات سرانجام دیں ـــــ لیکن اس 'نصب العین پسندی' یعنی (IDEALISM) کے ساتھ ساتھ ہمیں واقعیت پسندی یعنی (REALISM) کے دامن کو بھی ہاتھ سے نہیں چھوڑ دینا چاہیئے۔ ہمارے یہاں کے معاشی و معاشرتی حالات میں کتنے نوجوانوں کے لئے یہ بالفعل قابل عمل ہے کہ وہ اپنی کالج اور یونیورسٹی کی تعلیم کی تکمیل کے بعد خالص دین کے علم کی تحصیل بھی اپنے ذاتی اخراجات خود

برداشت کرتے ہوئے کر سکیں۔ ظاہر ہے کہ اکثر حالات میں قابل عمل (PRACTICABLE) شکل یہی ہے کہ اس کام کی ابتداء کو آسان بنایا جائے پھر اُن میں سے جو واقعتہً اپنے اندرونی جذبہ سے متحرک (MOTI-VATE) ہو جائیں گے ـــــ وہ ان شاء اللہ خاتے برداشت کر کے بھی کام کرتے رہیں گے!

اب ان شاء اللہ العزیز ۱۰ رشوال المکرّم ۱۴۰۵ھ سے اس کلاس کے سالِ دوم کی تدریس شروع ہو جائے گی اور سالِ اوّل کی ایک دوسری کلاس کا آغاز ہو جائے گا۔ جو حضرات اس میں خود شرکت کے خواہاں ہوں یا اپنے اعزہ و اقارب میں سے کسی کو داخل کرانا چاہیں وہ نوٹ فرمالیں کہ :۔

(۱) جیسا کہ ابھی عرض کیا گیا ہماری اوّلین خواہش یہی ہے کہ کھاتے پیتے صاحبِ حیثیت حضرات اپنے نوجوان بیٹوں میں سے جو ایم اے، ایم ایس سی وغیرہ یا بی اے، بی ایس سی وغیرہ سے فارغ ہوئے ہوں انہیں دو سال کے لئے اس کورس میں داخل کرائیں اور اس دوران ان کے جملہ اخراجات خود برداشت کریں۔ انہیں سوچنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے اُن پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ اپنی اولاد کی دینی تعلیم و تربیت کا اہتمام کریں۔ اور اس کے لئے وہ قیامت کے دن جوابدہ ہوں گے۔ اب یہ کسقدر کوتاہی ہے کہ اُن کی دُنیا بنانے کے لئے دنیوی اور فنّی تعلیم پر تو ہم نے اُن کی عمروں کے پندرہ پندرہ سولہ سولہ سال بھی لگائے اور لاکھوں روپیہ بھی صرف کیا اور دینی تعلیم و تربیت کے لئے دو سال اور اُس کے اخراجات بھی ہمیں بہت بھاری نظر آئیں۔

اس ضمن میں غیروں سے عبرت حاصل کرنے کے لئے یہ حوالہ بہت کافی ہو گا کہ راقم الحروف کے علم میں اپنے گذشتہ سفرِ امریکہ کے دوران یہ بات آئی کہ وہاں عیسائیوں کے ایک جدید فرقے "مورمن" (MORMANS) کے لوگوں نے یہ قانون بنا رکھا ہے کہ اُن کا ہر جوان لڑکا اور ہر جوان لڑکی ہائی اسکول سے فراغت کے بعد (واضح رہے کہ اُن کا ہائی اسکول ہمارے ایف اے اور ایف ایس سی کے

برابر ہے) یونیورسٹی کی تعلیم کا آغاز کرنے سے قبل مذہبی تعلیم و تربیت کے ایک دو سالہ کورس کی لازماً تکمیل کرے گا ؎

دیکھ کعبے میں شکستِ رشتۂ تسبیحِ شیخ
بتکدے میں برہمن کی پختہ زناری بھی دیکھ!

(۲) تاہم اُن حقائق کے پیشِ نظر جو اوپر بیان ہو چکے ہیں انجمن اپنے پیشِ نظر مقاصد کی تکمیل کے لئے اپنے وسائل کی حد تک مستحق طلبہ کو وظائف بھی دے گی۔ اس ضمن میں حسبِ ذیل امور پیشِ نظر رہنے چاہئیں :

ا ۔ اس میں اصلاً ایم اے اور ایم ایس سی (کم از کم سیکنڈ ڈویژن) نوجوانوں ہی کی شمولیت پیشِ نظر ہے (ایم بی، بی ایس ۔ بی ایس ای انجینئرنگ بی ڈی ایس، بی اے ایل ایل بی اور بی کام، سی اے (انٹر) پاس لوگ بھی ان ہی کے مساوی سمجھے جائیں گے ۔) البتہ ایم اے اسلامیات صرف وہی شامل ہو سکیں گے جن کی اچھی فرسٹ کلاس ہو (بصورت دیگر وہ وظیفہ کے اعتبار سے بی اے، بی ایس سی کے مساوی شمار ہوں گے)

ب ۔ تبعاً اس میں ایک محدود تعداد میں بی اے بی ایس سی (II ڈویژن) اور خصوصی استعداد رکھنے والے ایف اے اور ایف ایس سی (II ڈویژن) کو بھی موقع دیا جائے گا ۔

ج ۔ ماہانہ وظیفے کی مقدار ایم اے، ایم ایس سی طلبہ کے لئے ایک ہزار روپے ماہانہ ۔ بی اے، بی ایس سی کے لئے ۸۰۰ روپے ماہانہ ۔ اور ایف اے، ایف ایس سی کے لئے ۶۰۰ روپے ماہانہ ہو گی جس میں سے ایک چوتھائی (۲۵ ٪) رقم بطور ضمانت انجمن کے پاس جمع رہے گی ۔ اور طالبعلم کے کورس کے درمیان میں خود چھوڑ کر چلے جانے یا اکیڈمی کی انتظامیہ کی جانب سے اخراج کی صورت میں بحق انجمن ضبط کر لی جائے گی ۔ کامیابی کے ساتھ کورس کی تکمیل کی صورت میں یہ رقم طالبعلم کو یکمشت ادا کر دی جائے گی ۔!

د ۔ وظیفے کے حقدار اصلاً وہی نوجوان ہوں گے جو ہمہ وقت اور ہمہ تن دین

کی خدمت کا عزم کر چکے ہوں اور کم از کم اس کورس کے دوران کوئی دوسرا شغل (بالخصوص مالی طور پر منفعت بخش) نہ رکھیں۔ چنانچہ انہیں صبح ۸ تا ایک (پانچ گھنٹے) اور شام کو عصر تا عشاء (لگ بھگ چار گھنٹے) اکیڈمی میں موجود رہنا ہو گا۔ قوم کی موجودہ عمومی اخلاقی حالت اور پابندی اور تسلسل کے ساتھ کام کرنے کی عادت کے فقدان کے پیش نظر صبح کے اسباق یا شام کے پروگراموں سے غیر حاضری پر جرمانے عائد کئے جائیں گے۔

ھ - اس کورس میں انجمن کے مقاصد سے دلچسپی رکھنے والے حضرات کی جز وقتی طور پر شمولیت کی بھی گنجائش رکھی گئی ہے۔ یعنی صبح ۸ تا ایک صرف اسباق میں شرکت۔ یہ حضرات تدریس کے اوقات کے علاوہ کاملۃً آزاد ہوں گے جو ACADEMIC یا EARNING مشغلہ چاہیں رکھیں۔ یہ لوگ اصلاً غیر مؤظف ہونگے۔ یعنی ان کو انجمن کی جانب سے کوئی وظیفہ نہیں دیا جائے گا۔ لیکن نظم اور ڈسپلن قائم رکھنے اور باقاعدگی برقرار رکھنے کے پیش نظر اسباق سے غیر حاضری کا جرمانہ یہ حضرات بھی ادا کریں گے۔

و - ان میں سے ایک محدود تعداد میں استثنائی طور پر مستحق لوگوں کو وظیفہ بھی دیا جا سکے گا جو تینوں درجوں کے منز کا ر کا علی الترتیب اپنے اپنے درجے کے نارمل وظیفے سے نصف ہو گا۔ البتہ ان سے غیر حاضری کا جرمانہ پورا وصول کیا جائے گا۔

ز - اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس تدریس کے دوران قواعد و ضوابط کی پابندی سختی سے کرائی جائے گی۔ گویا ڈسپلن سخت برقرار رکھا جائے گا۔ شرکت کے خواہاں حضرات اس کے لئے ذہناً اپنے آپ کو تیار کر کے آئیں۔

آخر میں یہ بات نوٹ کر لی جائے کہ نئے سال کے داخلے کے لئے درخواستیں تعلیمی اسناد کی نقول اور مالی حالات کی تفصیلات کے ساتھ انجمن کے دفتر واقع قرآن

بقیہ صفحہ ۴۶ پر